سلسلہ اشاعت نمبر ۲

اسلام میں سنت کا مقام

تالیف

علامہ محمد ناصر الدین البانی

نور اللہ مرقدہ واسکنہ الفردوس الاعلی

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

عبد الولی عبد القوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

شمال ریاض سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں سنت کا مقام

تالیف
علامہ محمد ناصر الدین البانی
نور اللہ مرقدہ وأسکنہ الفردوس الأعلی

ترجمہ
عبدالولی عبدالقوی
داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات
شمال ریاض/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا
Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ هیں.

نام کتاب	:	اسلام میں سنت کا مقام
تالیف	:	علامہ ناصرالدین البانی
ترجمہ	:	عبدالولی عبدالقوی
طابع وناشر	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۳
سلسلہ مطبوعات	:	۲

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	علامہ البانی رحمہ اللہ حیات وخدمات (مختصر جائزہ)	۵
۲	پیش لفظ از مترجم	۱۳
۳	قرآن کریم میں سنت کا کردار	۳۱
۴	قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے سنت کی ضرورت اور اس بارے میں چند مثالیں	۳۴
۵	سنت کو چھوڑ کر صرف قرآن کریم پر اکتفا کرنے والوں کی گمراہی	۴۲
۶	قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے زبان دانی کافی نہیں	۴۶
۷	ایک اہم تنبیہ	۴۹
۸	رائے سے متعلق معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کا ضعف اور اس میں قابل رد باتیں	۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محدث عصر، امام جرح وتعدیل علامہ

محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

حیات وخدمات (مختصر جائزہ)

(۱) نام ونسب:

آپ کا نام محمد ناصر الدین اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، چوں کہ آپ کی جائے ولادت البانیا تھی اس لئے آپ البانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین بن نوح بن آدم البانی

(۲) ولادت اور پرورش وپرداخت:

علامہ البانی رحمہ اللہ کی ولادت البانیا کے دار السلطنت اشقوردہ میں انیسویں صدی کے اوائل سن ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۹۱۴ عیسوی میں ہوئی، آپ کا گھرانہ مفلس مگر دیندار گھرانہ تھا، جس پر علم وتدین کی چھاپ تھی، چوں کہ آپ کے والد الحاج نوح نجاتی البانی ترکی کے دارالسلطنت استنبول کے دینی مدارس سے فارغ التحصیل تھے اس لئے دعوت وارشاد میں ہر خاص وعام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے مرجع اور طالبان علوم نبوت کے لئے ماخذ تھے۔

جب البانیا کی حکمرانی احمد زوغو کے ہاتھ میں آئی تو وہ اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے البانیا کو علمانی نظام کے تابع کرنے کی تگ ودو میں لگ گیا، چنانچہ اس نے البانی مسلمان خاتون کو بے پردہ نکلنے اور مردوں کو مغربی لباس پہننے کا پابند کیا۔

اب اپنے دین کے تحفظ کی خاطر غیرت ایمانی سے معمور لوگوں نے اسلامی ملکوں کی جانب ہجرت شروع کردی، انھیں میں سے علامہ البانی رحمہ اللہ کے والد محترم بھی تھے جنھوں نے ملک شام کی جانب ہجرت کی اور شہر دمشق میں سکونت اختیار کی تاکہ اپنے دین کا تحفظ کرسکیں اور اپنی اولاد کو البانیا میں اٹھتے ہوئے علمانی فتنوں سے بچاسکیں۔

(۳) تعلیم:

علامہ البانی رحمہ اللہ نے دمشق پہنچ کر اپنی تعلیم کا آغاز کیا، چنانچہ اپنی ابتدائی تعلیم جمعیت اسعاف خیری دمشق میں مکمل کی، چوں کہ آپ کے والد محترم دینی اعتبار سے مدارس نظامیہ سے متفق نہ تھے، اس لئے البانی رحمہ اللہ کو ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے سے منع کردیا اور ان کے لئے قرآن، تجوید، نحو، صرف اور فقہ حنفی پر مشتمل ایک ٹھوس علمی نصاب تیار کرکے خود ہی انھیں تعلیم دینا شروع کردیا، یہاں تک کہ البانی رحمہ اللہ نے اپنے والد کے ہاتھ پر حفظ قرآن مکمل کرلیا، اسی طرح شیخ سعید برہانی رحمہ اللہ سے فقہ حنفی میں مراقی الفلاح اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادب وبلاغت کی بعض کتابیں پڑھیں۔

البانی رحمہ اللہ نے اپنے والد سے گھڑی سازی کا کام سیکھا اور اس میں کافی مہارت وشہرت حاصل کی، اسے اہل وعیال کے لئے کسب معاش کا ذریعہ بنایا نیز اس پیشہ نے ان کے لئے مطالعہ کتب کا کافی وقت فراہم کیا۔

جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میرے اوپر اللہ کی نعمتیں بے پایاں ہیں جنھیں میں شمار نہیں کرسکتا، لیکن ان میں سے دو نعمتیں انتہائی اہم ہیں، ایک میرے والد کا البانیا سے شام ہجرت کر جانا، دوسرے مجھے گھڑی سازی کا کام سکھانا اس لئے کہ اگر ہم البانیا میں رہتے تو عربی زبان کے ایک حرف سے بھی آشنا نہ ہوتے، دوسرے گھڑی سازی کے کام نے میرے لئے طلب علم کا کافی موقع فراہم کیا، کیوں کہ یہ ایک آزاد پیشہ تھا جو طلب علم سے متعارض نہیں تھا، چنانچہ میں منگل اور جمعہ کے علاوہ ہر دن تین گھنٹے گھڑی سازی کا کام کرتا ہوں جس سے مجھے کفاف (لائق گزارہ روزی) حاصل ہو جاتی ہے، جو میرے اور میرے اہل وعیال کے ضروری خرچے کے لئے کافی ہوتی ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی:

''اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا'' اے اللہ تو آل محمد کی روزی کو کفاف (لائق گزارہ) بنا دے۔

پھر میں ہر دن چھ یا آٹھ گھنٹہ طلب علم میں صرف کرتا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیاۃ الالبانی آثارہ وثناء العلماء علیہ ۱/۸۴

(۴) علم حدیث کی جانب توجہ:

علامہ البانی رحمہ اللہ نے جب رشید رضا رحمہ اللہ کے مجلّہ ''المنار'' کے علوم حدیث سے متعلق علمی مقالات کا بنظر غائر مطالعہ شروع کیا، تو ان میں علم حدیث کا ایک شوق پیدا ہوا، جس کی طلب میں انھوں نے شب وروز ایک جہد لامتناہی صرف کی، جب کہ اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی، چنانچہ انھوں نے سب سے پہلا علمی کام یہ کیا کہ حافظ عراقی رحمہ اللہ کی کتاب ''المغنی عن حمل الاسفار فی تخریج مافی الاحیاء من الاخبار'' کے نسخ اوراس پر تعلیق لگانے کا کام کیا ، جو دو ہزار دوسودس صفحات پر مشتمل تھا، یہ ایک مبارک کوشش تھی جس سے آپ کی بے پایاں پنہاں صلاحیتیں کھل کر منظر عام پر آئیں۔

(۵) مکتبہ ظاہریہ دمشق کا آپ کے ساتھ تعاون:

چوں کہ آپ کے والد کی فقہ حنفی پر مشتمل لائبریری آپ کی ضرورت کے لئے کافی نہ تھی اور نہ ہی آپ اتنے مالدار تھے کہ ضرورت کے مطابق کتابیں خرید سکیں، چنانچہ آپ نے مکتبہ ظاہریہ کا قصد کیا، مکتبہ ظاہریہ کی کمیٹی نے آپ کے شوق طلب کو دیکھ کر آپ کے لئے لائبریری میں ایک کمرہ خاص کردیا تاکہ آپ ایک پرسکون ماحول میں اپنے علمی کام انجام دے سکیں، نیز آپ کو لائبریری کی ایک جابی بھی دے دی، تاکہ آپ اپنی مرضی کے مطابق لائبریری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آ جا سکیں، چنانچہ آپ ہر دن صبح کام کرنے والوں سے پہلے آتے، اپنے ساتھ اپنا مختصر سامان خورد ونوش لے لیتے اور لوگوں کے دوپہر میں گھر چلے جانے کے بعد بھی اس لائبریری میں تقریبا عشاء تک اپنے مطالعہ وتحقیق میں لگے رہتے، آپ کو وقت کی قدر وقیمت کا اس قدر پاس ولحاظ تھا کہ اگر کوئی آپ سے سوال کرتا تو اسے بقدر ضرورت مختصر لفظوں میں بغیر نگاہ اٹھائے جواب دیتے اور کتاب میں دیکھتے رہتے، انھیں بے پایاں محنتوں کا نتیجہ تھا کہ آپ کی سو سے زائد تالیفات وتحقیقات منظر عام پر آئیں جو تشنگان علوم نبوت کے لئے آب زلال ثابت ہوئیں۔

(۶) درس وتدریس:

علامہ البانی رحمہ اللہ نے تالیف وتحقیق میں انہماک کے باوجود علمی دروس کا بھی اہتمام کیا، چنانچہ آپ ہر ہفتہ لوگوں کو دو درس دیتے جسمیں طلبہ اور جامعات کے بعض اساتذہ شرکت کرتے تھے، آپ نے حاضرین کو جو کتابیں پڑھائیں ان میں سے بعض کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الروضۃ الندیۃ لصدیق حسن خان

(۲) منہاج الاسلام فی الحکم لمحمد اسد

(۳) أصول الفقہ لعبد الوہاب خلاف

(۴) مصطلح التاریخ لاسد رستم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) فقہ السنۃ لسید سابق

(۶) الحلال والحرام لیوسف القرضاوی

(۷) الترغیب والترہیب للحافظ المنذری

(۸) فتح المجید شرح کتاب التوحید لعبدالرحمٰن بن حسن

(۹) الباعث الحثیث لاحمد شاکر

(۱۰) ریاض الصالحین للنووی

(۱۱) الالمام فی احادیث الاحکام لابن دقیق العید

(۱۲) الادب المفرد للامام البخاری

(۷) تالیف وتحقیق:

علامہ البانی رحمہ اللہ کی تالیفات وتحقیقات سو سے زیادہ ہیں، جن میں سے بیشتر کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا ہے اور وہ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر نفع خاص وعام بنی ہیں۔

عقائد، حدیث، فقہ وغیرہ پر آپ کی یہ تالیفات وتحقیقات آپ کے جہد مسلسل اور کاوش پیہم کی غماز ہیں، بخوف طوالت ہم ان کے ناموں کے ذکر سے گریز کرتے ہیں۔

(۸) ابتلاء وآزمائش:

ابتلاء وآزمائش اللہ عزوجل کی قدیم سنت رہی ہے، وہ اپنے برگزیدہ بندوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اپنی حکمت کاملہ کے تحت آزماتا اور ابتلاء کا شکار کرتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یبتلی الرجل علی حسب دینه فان کان دینه صلبا اشتد بلاء ه و ان کان فی دینه رقة ابتلی علی حسب دینه فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکه یمشی علی الارض ما علیه خطیئة"

(السلسلة الصحیحة ١/١٤٢)

آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر وہ اپنے دین میں سخت ہوتا ہے، تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہوتی ہے تو اپنے دین کے مطابق آزمائش میں ڈالا جاتا ہے، بندہ مسلم برابر آزمائش کی بھٹی میں تپایا جاتا رہتا ہے، یہاں تک وہ روئے زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

اسی سنت الٰہی کے تحت علامہ البانی رحمہ اللہ بھی سخت ابتلاء و آزمائش میں ڈالے گئے، چنانچہ حاقدین کی حکمرانوں کے پاس دسیسہ کاریوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ البانی رحمہ اللہ کو دو بار قید و بند کی سزائیں دی گئیں، پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ عیسوی میں ایک ماہ کی مدت کے لئے قلعہ دمشق میں قید کئے گئے جس میں شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ قید کئے گئے تھے دوسری مرتبہ ٦ ماہ کی مدت کے لئے ایک دوسری جگہ پر قید میں رکھے گئے، آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برداشت کیا، جس طرح آپ قید خانہ سے باہر تمسک بالکتاب والسنہ کی دعوت دیتے تھے، قید خانہ میں بھی اس فریضہ سے غافل نہ ہوئے، بلکہ آپ نے قیدیوں کو تمسک بالکتاب والسنۃ کی دعوت دی، ان میں سے بہتوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، نیز وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قید خانہ میں امام منذری رحمہ اللہ کی کتاب مختصر صحیح مسلم کی تحقیق کی۔

(۹) وفات:

علامہ البانی رحمہ اللہ کا انتقال ۲۲/ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۲/ اکتوبر ۱۹۹۹عیسوی بروز سنیچر سوا پانچ بجے نماز مغرب سے چند منٹ قبل ہوا، بعد نماز عشاء آپ کو دفن کر دیا گیا، آپ کے دفن میں جلد بازی دو وجہوں کی بناء پر کی گئی ایک تو آپ کی وصیت تھی کہ میرے دفن میں تاخیر نہ کرنا، دوسرے آپ کے انتقال کا زمانہ سخت گرمی کا زمانہ تھا لہذا لوگوں نے یہ خدشہ محسوس کیا کہ کہیں آپ کی لاش خراب نہ ہو اس لئے آپ کو جلد ہی دفن کر دیا گیا۔

اللہ آپ کی قبر کو نور سے بھر دے، تا حد نگاہ اس میں کشادگی فرما دے، جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ بنائے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

أحمد الله رب العالمين، أبلغ الحمد و أكمله و أعظمه و أتمه و أشمله الذى شرح صدر من شاء من عباده للفقه فى الدين، و وفق لاتباع سنة نبيه الأمين و أشهد أن لا اله الا الله و أشهد أن محمدا عبده ورسوله المصطفى من خليقته و المختار المجتبى من بريته ﷺ، زاده الله شرفا و فضلا لديه و كرم . أما بعد :

زیر نظر کتابچہ محدث عصر علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی مایہ ناز تالیف "منزلة السنة فی الإسلام" کا اردو ترجمہ ہے، جس میں مؤلف رحمہ اللہ نے سنت کی اہمیت اور اس کی تشریعی حیثیت کو کتاب وسنت کے بین دلائل کی روشنی میں واضح کیا ہے، چوں کہ یہ کتابچہ اپنی جامعیت اور معنویت کے لحاظ سے غایت درجہ مفید ہے، اس لئے ناچیز نے اسے اردو زبان میں منتقل کیا ہے تاکہ اردو داں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

اس کتاب کی ترجمانی میں اسلوب انتہائی سہل اور آسان اختیار کیا گیا ہے نیز بغرض اختصار رسالہ کی تلخیص بھی کی گئی ہے تاکہ ہر خاص و عام، کم پڑھے لکھے لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی بآسانی مستفید ہوسکیں اور سنت کے تشریعی مقام سے روشناش ہوسکیں۔

۞ سنت کی لغوی تعریف:

لغت میں ہر اچھے اور برے طریقہ کو سنت کہتے ہیں۔

اسی معنی میں ارشاد نبوی ہے:

"من سن في الإسلام سنة حسنة فله اجرها و أجر من عمل بها بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء و من سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها و وزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء" (مسلم ۲۳۹۸)

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو ایجاد کرنے والے کو اپنے اجر وثواب کے ساتھ اس پر عمل کرنے والوں کے اجر وثواب سے بھی ملتا ہے البتہ عمل کرنے والوں کے اجر وثواب سے کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو ایجاد کرنے والے کو اپنے گناہ کے ساتھ عمل کرنے والوں کے گناہ سے بھی ملتا ہے البتہ عمل کرنے والوں کے گناہ سے کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

"لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر و ذراعا بذراع"

تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقہ کی ٹھیک ٹھیک پیروی کروگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(بخاری ۷۳۲۰،مسلم ۶۹۵۲)

۞ سنت کی اصطلاحی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب ہر قول، فعل، تقریر اور نبوت سے پہلے یا اس کے بعد کی تخلیقی یا اخلاقی کیفیت یا سیرت کو سنت کہتے ہیں۔

(قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث ۳۵-۳۸)

اس مفہوم میں بعض اہل علم کے نزدیک لفظ سنت لفظ حدیث کے مترادف ہے اور ہر ایک کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے:

محدثین کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہر قول، فعل، تقریر اور نبوت سے پہلے یا اس کے بعد کی تخلیقی یا اخلاقی کیفیت یا سیرت کو سنت کہتے ہیں۔

(فتاوی ابن تیمیہ ۶/۸۱-۱۰)

قول سے مراد امور شرعیہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی باتیں ہیں۔

جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان:

"انما الاعمال بالنیات و انما لکل امر ما نوی" (بخاری، مسلم)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہوتی ہے، جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے نیت کی۔

نیز فرمان نبوی:

"البیعان بالخیار ما لم یتفرقا" (بخاری ۲۰۷۹، مسلم ۳۹۳۷)

خرید و فروخت کرنے والوں کو (بیع کے فسخ کرنے کا) اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔

فعل سے مراد رسول اللہ ﷺ کی عبادات وغیرہ ہیں جن کی کیفیت، تعداد، مقدار اور وقت وغیرہ کو صحابہ کرام نے ہم تک نقل کیا ہے جیسے کہ آپ ﷺ کی نماز، حج، عمرہ، روزہ وغیرہ کا طریقہ۔

تقریر سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صادر ہونے والے وہ افعال ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ نے بطور رضامندی خاموشی اختیار کی یا اسے اچھا گردانا اور اس کی تائید کی۔

جس کی مثال مندرجہ ذیل روایت ہے:

قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو فرمایا: صبح کی نماز دو رکعت ہے، تو اس آدمی نے کہا: میں نماز فجر سے پہلے کی دو رکعت سنتوں کو نہیں پڑھ پایا تھا، تو اب میں ان کو پڑھ رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

(صحیح ابوداؤد/ ۲۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بار ضب (سانڈا) کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے نہ کھایا، بعض صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا کھانا حرام ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"لا، و لکنہ لیس بأرض قومی فأجدنی أعافہ"

نہیں، لیکن چوں کہ یہ میرے قبیلہ (قریش) کی سرزمین مکہ مکرمہ میں نہیں ہوتا ہے اس لئے میری طبیعت اس کے کھانے کو نا پسند کرتی ہے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی جانب کھینچا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھایا۔ (بخاری ۵۳۹۱، مسلم ۵۱۴۶)

۞ سنت رسول کی اطاعت واجب ہے:

سنت رسول حجت ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے، کیوں کہ دین اسلام کے اصل ماخذ دو ہی ہیں، ایک قرآن کریم، دوسرے رسول اللہ ﷺ کی سنت۔

اہل سنت والجماعت کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ سنت رسول کی ایک مستقل شرعی حیثیت ہے، اتباع سنت جزء ایمان ہے، سنت کے بغیر قرآنی احکامات وتعلیمات کی معرفت ممکن نہیں ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا اور اس کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔

چنانچہ ایک آیت کریمہ میں فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

''اور جو چیز رسول تمہیں عطا کریں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ''۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء:۵۹)

''اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالی کی اور فرماں برداری کرو رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تمہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے''۔

چوں کہ رسول اللہ ﷺ خالص منشأ الٰہی ہی کا مظہر ہیں، اس لئے اللہ تعالی نے اپنے ساتھ رسول کے حکم کو بھی مستقل طور پر واجب الاطاعت قرار دیا اور فرمایا کہ رسول کی اطاعت دراصل اللہ ہی کی اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء:۸۰) ''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی'' اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حدیث بھی اسی طرح دین کا ماخذ ہے جس طرح قرآن کریم۔ (تفسیر احسن البیان ۱۱۲)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۸۰) [جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کی تشریعی حیثیت ومنزلت کی بابت فرما رہا ہے کہ جس نے اس کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، یہ اس لئے کہ نبی ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ وہی کچھ فرماتے ہیں جو ان پر وحی کی جاتی ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر ص ۳۴۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (الانفال:۲۴)

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب وہ تم کو ایسے کام کے لئے بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے اور بلاشبہ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے''۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (آل عمران:۳۱)

"کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہ آیت کریمہ ہر اس شخص کے بارے میں فیصل ہے جو اللہ کی محبت کا دعویدار ہو لیکن محمد ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ پر نہ ہو، تو وہ اپنے دعوی محبت میں جھوٹا ہے، یہاں تک کہ محمد ﷺ کے دین وطریقہ کی اپنے تمام تر اقوال و افعال میں پیروی کرے۔" (تفسیر ابن کثیر طبعہ دار السلام ص ۲۳۶)

الشیخ علی محفوظ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول ﷺ کی اتباع کو اپنی محبت کی نشانی قرار دیا ہے، چنانچہ جو شخص رسول ﷺ کی اتباع نہ کرے اور اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اللہ تعالی کی نافرمانی ہے۔"

(الابداع فی مضار الابتداع ص ۱۵)

ارشاد نبوی ہے:

"لا یومن أحدکم حتی أکون أحب الیه من والده وو لده و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الناس أجمعين“

”کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام تر لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں“۔

بخاری/ الایمان ۱۵، مسلم/ الایمان ۴۴

امام خطابی رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

”اس کا معنی یہ ہے کہ تم میری محبت میں سچے نہیں ہو سکتے ہو یہاں تک کہ میری اطاعت میں اپنی جان کھپا دو اور میری رضا کو اپنی خواہشات پر ترجیح دو گرچہ اس میں تم ہلاک کیوں نہ ہو جاؤ۔“

(شرح النووی علی صحیح مسلم ج۱/ ۱۹)

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِيۤ أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً﴾ (النساء:٦٥)

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً﴾ (الاحزاب:٣٦)

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ و رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا (یاد رکھو) اللہ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا''۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من أطاعنى فقد أطاع الله و من يعصنى فقد عصى الله و من يطع الأمير فقد أطاعنى و من يعص الأمير فقد عصانى "

جس نے میری اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی دراصل اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی گویا اس نے میری نافرمانی کی۔

(بخاری/٢٩٥٦، مسلم/١٨٣٥)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک انتہائی بلیغ وعظ فرمایا جس سے دل ہل گئے، آنکھیں اشکبار ہوگئیں، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ گویا یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

”أوصیکم بتقوی اللہ و السمع و الطاعة و ان عبدا حبشیا، فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا، فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء المھدیین الراشدین، تمسکوا بھا و عضوا علیھا بالنواجذ و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة“

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، گرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بن جائے اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے دانتوں سے مضبوط جکڑ لو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو، کیوں کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(ابوداؤد ۴۶۰۷، ترمذی ۲۶۷۶، صحیح عندالالبانی رحمہ اللہ، دیکھئے: صحیح ابوداؤد ۳/ ۱۱۸)

امام ابن رجب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ اختلاف و افتراق کے وقت نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا جائے، اور سنت اس راستہ کو کہا جاتا ہے جس پر چلا جائے اور یہ حکم عقائد، اعمال اور اقوال سب میں رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحابہ کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لینے پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مشتمل ہے اور یہی کامل سنت ہے۔"

(جامع العلوم والحکم ص ۳۱۵)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ألا ! هل عسى رجل يبلغه الحديث عني وهو متكئ على أريكته فيقول: بيننا وبينكم كتاب الله فما وجدنا فيه حلالا استحللناه و ما وجدنا فيه حراما حرمناه و ان ما حرم رسول الله كما حرم الله"

خبردار! قریب ہے کہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے کسی شخص کو میری طرف سے کوئی حدیث پہنچے تو وہ کہے: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (ہی فیصل) ہے، لہذا جو اس میں ہم نے حلال پایا اس کو ہم نے حلال جانا اور اس میں جو ہم نے حرام پایا اس کو حرام گردانا، یاد رکھو جس چیز کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔

(ترمذی/ العلم ۲۶۶۴، ابن ماجہ مقدمہ (۱۲) دارمی ۱/۱۵۳، (صحیح) دیکھئے: صحیح الجامع ۲۶۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنتي"

میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب، دوسرے میری سنت، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے کبھی بھی گمراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نہیں ہو گے۔

موطا مالک/ القدر، مستدرک حاکم ۱/۱۷۲ (حسن) دیکھئے: مشکاۃ المصابیح ۱/۴۰ ح ۱۸۶

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سنت نبویہ کی ایک مستقل تشریعی حیثیت ہے، اس کی اتباع ہر مسلمان پر فرض ہے، سنت رسول کے بغیر اسلامی عبادات و احکام کی معرفت ممکن نہیں ہے، قرآن کریم کی طرح سنت نبویہ بھی شرعی دلیل اور حجت ہے۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کوئی بھی مسلمان دو عظیم بنیادی چیزوں کے بغیر ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ [الفاتحہ: ۵] کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا ہے، ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور دوسرے اللہ سبحانہ وتعالی کے لئے اپنی عبادات کو خالص کرنا۔''

(مدارج السالکین ج ۱/۸۳)

امام ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''توحید دو ہیں ان دونوں پر عمل کئے بغیر بندہ مسلم کو اللہ کے عذاب سے نجات نہیں ہے ایک تو مرسل (اللہ) کو ایک قرار دینا، دوسرے رسول ﷺ کی پیروی کو ایک گردانا، نہ تو ہم دوسروں کے پاس اپنے فیصلوں کو لے کر جائیں اور نہ ہی دوسروں کے فیصلوں سے راضی ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شرح العقیدۃ الطحاویہ ص ۱۸۸)

۞ جملہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار رسول اللہ ﷺ کی پیروی پر ہے

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من عمل عملا لیس علیه أمرنا فھو رد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بندہ مسلم کے اقوال وافعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال پر تولے جائیں گے اگر آپ ﷺ کے اقوال وافعال سے میل کھائے تب تو عند اللہ مقبول ہونگے ورنہ اس کے کہنے اور کرنے والے ہی پر واپس لوٹا دئے جائیں گے"

(تفسیر ابن کثیر ۶/۹۰ طبعہ دار طیبۃ)

امام ابن رجب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"جس طرح ہر وہ عمل جس سے اللہ کی رضا وخوشنودی مطلوب نہ ہو، اس کے کرنے والے کے لئے اس میں کوئی ثواب نہیں ہے، اسی طرح ہر وہ عمل جو اللہ ورسول کے حکم کے خلاف ہو تو وہ عمل کرنے والے پر لوٹا دیا جاتا ہے۔"

(جامع العلوم والحکم ۷۷)

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنے دل کو سنت پر جما لو، جس کام سے صحابہ کرام رک گئے اس سے تم بھی رک جاؤ، سلف صالحین کی راہ کے راہی بنو کیوں کہ تمہارے لئے بس وہی کام کافی ہیں جو ان کے لئے کافی تھے وہی باتیں کہو جو انھوں نے کہیں اور وہ مت کہو جو انھوں نے نہیں کہیں، اگر کوئی کام بھلائی کا ہوتا تو اسلاف کو چھوڑ کر صرف تمھیں اس کے ساتھ خاص نہیں کیا جاتا''۔

(اعلام الموقعین ۴/۱۵۲)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لوگوں کا اتفاق ہے کہ جب سنت رسول واضح ہو جائے تو کسی کے قول کی وجہ سے اسے چھوڑنا جائز نہیں ہے''۔ (الروح لابن القیم ص ۲۶۴)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''کوئی ایسا کام جس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا ہو میں نے اس پر ضرور عمل کیا، کیوں کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں سنت رسول پر عمل نہ کروں تو کہیں گمراہی کا شکار نہ ہو جاؤں''۔

(بخاری ۱۱/ ۱۸۸ مسلم ۱۲/ ۲۱)

ابن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جو سنت رسول کی خلاف ورزی کی صورت میں اپنے اوپر گمراہی کا ڈر محسوس کرتے ہیں، تو اس دور کے لوگوں کے تعلق سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا کہا جا سکتا ہے جو نبی، ان کے حکموں اور سنتوں کا مذاق اڑاتے اور ان کی مخالفت پر فخر کرتے ہیں''۔ (الابانہ ۱/۲۴۶)

۞ سنت رسول کی اتباع دخول جنت کا سبب ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”كل أمتي يدخلون الجنة الا من أبى قالوا : يا رسول الله و من يأبى؟ قال من أطاعني دخل الجنة و من عصاني فقد أبى“

''میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہو جائے گا سوائے اس شخص کے جو انکار کرے، صحابہ کرام نے پوچھا اے نبی ﷺ کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اسی نے جنت میں جانے سے انکار کیا''۔ (بخاری/الاعتصام ۷۲۸۰)

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سنت کو مضبوطی سے پکڑنا باعث نجات ہے۔''

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ للالکائی ۱/۵۶/۱۵، أحادیث فی ذم الکلام وأہلہ ۵/۶۵)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سنت کشتی نوح ہے، جو اس پر سوار ہو گیا بچ نکلا اور جو نہ سوار ہوا ہلاک ہو گیا''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذم الکلام وأہلہ ۵/۸۱

بلکہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کر غیروں کے طریقہ کو اپنانے والا خود کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا هالك"

میں تمہیں ایک روشن راستہ پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کی رات دن کی طرح روشن ہے، میرے بعد اس سے وہی شخص انحراف کرے گا جو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہوگا۔

(صحیح ابن ماجہ ج۱/۱۳ ح۴۱، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۲/۶۱۰ ح۹۳۷)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا:

"فمن رغب عن سنتي فليس مني"

جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(بخاری/النکاح ۵۰۶۳، مسلم/النکاح ۱۴۰۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جس نے میرا طریقہ چھوڑ دیا اور دوسروں کا طریقہ اپنایا تو وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

(فتح الباری ج۹/۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سنت کے مقام اور اس کی تشریعی حیثیت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز اس کتابچہ کے مؤلف، مترجم اور جملہ معاونین کو اجر جزیل سے نوازے۔ آمین

۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ
مطابق: ۴/ مارچ ۲۰۱۲ء

طالب دعا:
عبدالولی عبدالقوی
بندی کلاں، ضلع: مئو، یوپی، انڈیا
داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات
شمال ریاض / سعودی عرب
waliazami@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين و صلى الله و سلم و بارك على عبده و رسوله المبعوث بالحق رحمة للعالمين و على آله و صحبه و من تبع سنته إلى يوم الدين. وبعد:

دراصل یہ ایک تقریر ہے جسے علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نورہ اللہ مرقدہ و أسکنہ الفردوس الأعلی نے قطر کے دار السلطنت دوحہ میں رمضان المبارک ۱۳۹۲ ہجری میں ''اسلام میں سنت کی اہمیت'' کے موضوع پر پیش کیا تھا، بعض برادران کے مشورہ پر قدرے ترمیم اور ذیلی سرخیوں کے اضافہ کے ساتھ اسے کتابچہ کی شکل میں طبع کرایا، اللہ شیخ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اجر جزیل سے نوازے۔ آمین (از مترجم)

قرآن کریم میں سنت کا کردار:

ہر ایک کو اس بات کا علم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رسالت و نبوت کے لئے منتخب فرمایا، چنانچہ آپ پر اپنی کتاب قرآن کریم نازل کیا جس میں من جملہ بہت ساری باتوں کے آپ کو اس بات کا حکم دیا کہ قرآن کریم کو لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کریں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَأَنزَلْنَا إِلَيْکَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ [النحل:۴۴]

یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ آیت کریمہ میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) جس بیان وتوضیح کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ دوطرح کے بیان وتوضیح کو شامل ہے:

ایک قرآن کریم کے الفاظ اوراس کی ترتیب کی وضاحت یعنی قرآن کریم کی تبلیغ کرنا، اس کے کسی حصہ کو نہ چھپانا اور امت تک اسی طرح پہنچا دینا جس طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول اللہ ﷺ کے دل پر نازل فرمایا ہے، اور مندرجہ ذیل فرمان الٰہی سے یہی مراد ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْکَ مِن رَّبِّکَ﴾ [المائدة:٦٧]

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی ایک حدیث میں فرماتی ہیں:

”من حدثكم ان محمدا كتم شيئا أمر بتبليغه فقد أعظم على الله الفرية“

جو تم سے یہ کہے کہ محمد ﷺ کو (اللہ کی جانب سے) جن باتوں کے امت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا ان میں سے کچھ چھپالیا تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مذکورہ بالا فرمان الٰہی کی تلاوت کی۔ [بخاری و مسلم]

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

”لو کان رسول الله صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا أمر بتبليغه لكتم قوله تعالى: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ﴾ [احزاب:۳۷]

رسول اللہ ﷺ کو (اللہ کی جانب سے) جن باتوں کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا اگر آپ ان میں سے کچھ چھپانا چاہتے تو اللہ تعالیٰ کے (مندرجہ ذیل) فرمان کو چھپا لیتے:

﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِىٓ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِى فِى نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ﴾ [احزاب:۳۷]

(یاد کرو) جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اللہ تعالی اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے۔

دوسرے اس لفظ، جملہ یا آیت کی وضاحت جس کے وضاحت کی امت محتاج ہے، بیشتر ایسا ان آیات میں ہوتا ہے جو مجمل عام یا مطلق ہوں، تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی، فعلی یا تقریری سنتوں سے مجمل کی وضاحت ہوتی، عام کی تخصیص اور مطلق کو مقید کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے سنت کی ضرورت اور اس بارے میں چند مثالیں:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدۃ:۳۸]

چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اس مسئلہ کی بالکل فٹ مثال ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے سنت کی ضرورت ہے، کیوں کہ مذکورہ آیت کریمہ میں لفظ ''سارق'' لفظ ''ید'' کی طرح مطلق وارد ہوا ہے، لہذا رسول اللہ ﷺ کی قولی سنت نے واضح کیا کہ لفظ ''سارق'' اس چور کے ساتھ مقید ہے جو چوتھائی دینار کی قیمت میں چوری کرے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لا قطع الا فی ربع دینار فصاعدا''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چور کا ہاتھ نہیں کاٹنا ہے مگر چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں۔
(بخاری ومسلم)

اور لفظ ''ید'' کی وضاحت رسول اللہ ﷺ کی قولی وتقریری سنت سے ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چور کے ہاتھ کو کلائی کے پاس سے کاٹتے تھے جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں یہ بات معروف ہے۔

اور مندرجہ ذیل آیت تیمّم:

﴿فَامۡسَحُوا بِوُجُوهِكُمۡ وَأَيۡدِيكُم﴾[النساء:۴۳المائدۃ:٦]

(جب تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو) اور اسے اپنے منہ اور اپنے ہاتھ پر مل لو۔

مذکورہ آیت کریمہ میں ''ید'' سے کیا مراد ہے، اس کا پتہ رسول اللہ کی قولی سنت سے چلتا ہے کہ ''ید'' سے مراد ''کف'' یعنی ہتھیلی ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''التیمم ضربة للوجه و الکفین'' تیمّم میں چہرہ اور ہتھیلی کے لئے ہاتھ زمین پر ایک بار مارنا ہے۔

(مسند احمد بخاری ومسلم وغیرہم بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)

ہم ذیل میں آپ کی خدمت میں بعض دیگر آیات کا ذکر کرتے ہیں، جنھیں اللہ سبحانہ وتعالی کی مراد پر صحیح طریقہ سے بغیر سنت کے نہ سمجھا جاسکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان:

﴿ الَّـذِيْـنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُم بِظُلْمٍ أُوْلَـئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ [الانعام:۸۲]

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے تو ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں لفظ ''ظلم'' کا عام مطلب (کوتاہی، غلطی، گناہ، زیادتی وغیرہ) سمجھا گرچہ وہ غلطی چھوٹی کیوں نہ ہو، اسی وجہ سے انھیں آیت کریمہ کے مفہوم میں اشکال پیدا ہوا اور عرض گداز ہوئے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت کریمہ میں ''ظلم'' سے مراد وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان علیہ الصلاۃ والسلام کے قول کو نہیں سنا:

﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [لقمان:۱۳]

بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (بخاری ومسلم وغیرہما)

۲۔ ارشاد باری تعالی:

﴿وَإِذَا ضَـرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا﴾ [النساء:۱۰۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر تمھیں ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے۔

مذکورہ آیت کریمہ کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ نمازیں صرف اسی سفر میں قصر کی جائیں جس میں خوف ہو، اسی وجہ سے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اب ہم قصر کیوں کریں جب کہ حالت امن میں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته"

یہ (سفر میں نمازوں کو قصر کرنا) اللہ کی طرف سے تمہارے لئے صدقہ ہے، اس کے صدقے کو قبول کرو۔ (یعنی حالت امن میں بھی قصر کرو)

۳۔ فرمان الٰہی:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ ....﴾ [المائدۃ:۳]

تم پر مردار اور خون حرام قرار دیا گیا ہے........۔

رسول اللہ ﷺ کی قولی سنت نے واضح فرمادیا کہ ٹڈی اور مچھلی کا مردار اور خون میں کلیجی اور تلی حلال ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"احلت لنا ميتتان و دمان الجراد و الحوت و الكبد و الطحال"

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال قرار دئے گئے ہیں بہر حال دو مردار تو وہ ٹڈی اور مچھلی (مچھلی اپنی تمام انواع کے ساتھ) اور دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اس حدیث کو امام بیہقی وغیرہ نے مرفوعا اور موقوفا روایت کیا ہے، موقوف روایت کی سند صحیح ہے اور وہ مرفوع کے حکم میں ہے، کیوں کہ اس طرح کی بات عقل سے نہیں کہی جا سکتی)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان:

﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَا أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ﴾ [الانعام:۱۴۵]

اے نبی ﷺ کہہ دیجئے جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔

سنت نبویہ نے بعض چیزوں کو حرام قرار دیا جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں نہیں، مثلا رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

”کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر حرام“

چیڑ پھاڑ کرنے والے ہر درندے اور پنجے سے شکار کرنے والے ہر پرندے کا (کھانا) حرام ہے۔

نیز اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے اور بھی احادیث وارد ہیں، جیسے کہ خیبر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے دن رسول اللہ ﷺ کا فرمان:

"ان الله و رسوله ينهيانكم عن الحمر الانسية فانها رجس "

بیشک اللہ اور اس کے رسول تمھیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیوں کہ وہ ناپاک ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۔ ارشاد باری تعالی:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ [الاعراف:۳۲]

اے نبی ﷺ! آپ فرمایئے کہ اللہ تعالی کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے۔

نیز سنت نبوی نے بھی بعض ایسی زینتوں کو بیان کیا جو حرام ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنے صحابہ پر نکلے، آپ کے ایک ہاتھ میں ریشم اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"هذان حرام على ذكور أمتي حل لإناثهم "

یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

(حاکم، امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ اور معروف ہیں، نیز مذکورہ مثالوں کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جن سے حدیث وفقہ کا علم رکھنے والے آشنا ہیں۔

برادران اسلام! مندرجہ بالا باتوں سے شریعت اسلامیہ میں سنت کی اہمیت واشگاف ہوتی ہے، اگر ہم صرف مذکورہ مثالوں پر دوبارہ نگاہ ڈالیں چہ جائے کہ وہ مثالیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہی نہیں، تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ سنت کو شامل کئے بغیر قرآن کریم کو سمجھنے کا کوئی راستہ نہیں۔

پہلی مثال میں صحابہ کرام نے آیت کریمہ میں مذکور لفظ ظلم سے اس کا ظاہری معنی (غلطی، گناہ، زیادتی وغیرہ) سمجھا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ امت کے سب سے افضل، سب سے نیک دل، گہرے علم والے اور بے تکلف لوگ تھے باوجود اس کے ان سے لفظ ظلم کے سمجھنے میں غلطی ہوئی، اگر رسول اللہ ﷺ انھیں ان کی غلطی پر تنبیہ نہ کرتے اور صحیح معنی کی انھیں راہ نمائی نہ فرماتے کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے تو ہم بھی ان کے پیچھے غلطی کے شکار رہتے، لیکن اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد نبوی اور سنت محمدی کے فضل سے ہمیں اس غلطی کے شکار ہونے سے محفوظ رکھا۔

دوسری مثال میں اگر قصر صلاۃ کی رخصت سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ ہوتی تو آیت کریمہ کے ظاہری مفہوم کے مطابق حالت امن میں نمازوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصر کی بابت ہمارے دل میں برابر شک رہتا، گرچہ ہم قصر صلاۃ کے جائز ہونے کے لئے خوف کو شرط نہ مانتے، جیسا کہ بعض صحابہ کرام کے ذہن میں بھی یہ شبہہ پیدا ہوا، اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو حالت امن میں نمازوں کو قصر کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا (تو ان کے ذہن میں برابر یہ شبہہ باقی رہتا)

تیسری مثال میں بھی اگر رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ ہوتی تو ہم اللہ کی پاکیزہ، حلال کردہ چیز ٹڈی، مچھلی، کلیجی اور تلی کو اپنے اوپر حرام کر لیتے۔

چوتھی مثال میں اگر رسول اللہ ﷺ کی وہ چند احادیث نہ ہوتیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، تو ہم درندوں، پنجے سے شکار کرنے والے پرندوں کا گوشت حلال سمجھتے جنھیں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول کی زبان پر حرام قرار دیا ہے۔

اسی طرح اگر پانچویں مثال میں مذکور رسول اللہ ﷺ کی احادیث نہ ہوتیں، تو ہم سونے اور ریشم کو حلال سمجھتے، جنھیں اللہ نے اپنے رسول کی زبان پر حرام قرار دیا ہے، اسی وجہ سے بعض سلف نے کہا: ''سنت قرآن کریم پر فیصل ہے'' (۱)

---

(۱) سلف کے اس قول ''سنت قرآن کریم پر فیصل ہے'' کا غلط مفہوم کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم سنت کو قرآن کریم پر مقدم کر رہے ہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ سنت قرآن کریم کے مجمل کی وضاحت، عام کی تخصیص اور مطلق کو مقید کرتی ہے، کبھی کوئی آیت دو معانی کی محتمل ہوتی، تو سنت کسی ایک معنی کی تعیین کرتی یا کسی ایک کو راجح قرار دیتی ہے، کتاب وسنت میں اس کی بے شمار مثالیں بھری پڑی ہیں، ہم ذیل میں صرف دو مثالوں کا ذکر کرتے ہیں:=

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت کو چھوڑ کر صرف قرآن کریم پر اکتفا کرنے والوں کی گمراہی:

قابل افسوس بات یہ ہے کہ عصر حاضر میں بعض ایسے مفسرین اور خامہ نویس معرض وجود میں آئے ہیں جنھوں نے صرف قرآن کریم پر اعتماد کرتے ہوئے درندے کے گوشت اور (مردوں کے لئے) سونے اور ریشم کے پہننے کو مباح قرار دیا ہے، جن کا ذکر آخری دونوں مثالوں میں کیا گیا ہے، بلکہ دور حاضر میں تو ایک ایسی جماعت بھی منظر عام پر آئی ہے جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہتے

=ارشاد باری تعالیٰ:﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ [بقرة:۲۲۳]
تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔
عربی زبان میں ''أنـــی'' جگہ کے لئے کہیں کے معنی میں آتا ہے، لہٰذا آیت کریمہ کے ظاہری مفہوم سے سمجھ میں آتا ہے کہ عورت سے اس کے دبر میں بھی جماع درست ہے۔
دوسرے اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ ''أنـــــی'' سے موضع حرث مراد ہو اور وہ اگلی شرمگاہ ہے۔
چنانچہ سنت سے پہلے مفہوم کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''لا تاتوا النساء فی أدبارھن'' تم عورتوں سے ان کے دبر میں جماع نہ کرو۔
ارشاد باری تعالیٰ: ﴿و أقیموا الصلاۃ و أتوا الزکاۃ﴾ نماز قائم کرو زکاۃ ادا کرو
آیت کریمہ میں نماز کا حکم مجملا وارد ہوا ہے، سنت نے اوقات، رکعات نیز کیفیت وغیرہ کو بیان کیا، یہی مفہوم ہے سنت کے قرآن کریم پر فیصل ہونے کا۔ (از مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہ قرآن کریم کی تفسیر سنت صحیحہ سے مدد لئے بغیر مجرد اپنے دل و دماغ سے کرتے ہیں، بلکہ سنت ان کے نفسانی خواہشات کے تابع ہے، لہذا جو حدیث ان کے من کے موافق ہوتی اسے گلے لگاتے اور جو مخالف ہوتی ہے اسے پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں اس جماعت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"لا ألفين أحدكم متكأ على أريكته يأتيه الأمر من أمرى مما أمرت به أو نهيت عنه فيقول: لا أدرى ما وجدنا فى كتاب الله اتبعناه"

خبردار! میں تم میں سے کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے نہ پاؤں کہ اسے میرے مامورات یا منہیات میں سے کوئی حکم پہنچے تو وہ کہے: میں نہیں جانتا ہم نے جو اللہ کی کتاب قرآن کریم میں پایا ہے بس اسی کی پیروی کی ہے۔ (ترمذی)

اور ترمذی کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے:

"ما وجدنا فيه حراما حرمناه الا و انی أوتيت القرآن و مثله معه"

ہم نے اس کتاب (قرآن کریم) میں جو حرام پایا اس کو حرام گردانا، خبردار! مجھے قرآن کریم عطا کیا گیا اور اس کے ساتھ اسی جیسی چیز (سنت) بھی عطا کی گئی۔

نیز ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ألا إنما حرم رسول الله مثل ما حرم الله “

یادرکھو جس چیز کو اللہ کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض فاضل تحریر نگاروں نے دین اسلام اور اس کے عقیدہ کے بارے میں کتاب تالیف کی اور اس کے مقدمہ میں لکھا، میں نے یہ کتاب تالیف کی اور میرے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور مرجع نہیں۔

مذکورہ بالا صحیح حدیث ایک قطعی دلیل ہے کہ شریعت اسلامیہ صرف قرآن کریم نہیں بلکہ قرآن وسنت ہے، لہذا جس نے ایک کو چھوڑ کر صرف دوسرے کو پکڑا، اس نے ایک کو بھی نہیں پکڑا، اس لئے کہ دونوں ایک دوسرے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کا حکم دیتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰه﴾ [النساء:۸۰]

”جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اسی نے اللہ کی اطاعت کی“۔

نیز ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً﴾ [النساء:٦٥]

”سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کرلیں"۔

نیز اللہ تعالی نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾ [الاحزاب:۳۶]

"اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد کسی مومن مرد یا عورت کو اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، یاد رکھو اللہ تعالی اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے، وہ صریح گمراہی میں پڑے گا"۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ [الحشر:۷]

"رسول تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے باز آجاؤ"۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کی مناسبت سے مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ بہت اچھا لگتا ہے کہ ایک خاتون ان کے پاس آکر کہنے لگیں، آپ ہی کا یہ کہنا ہے:"لعن اللہ النامصات و المتنمصات و الواشمات....."

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر حدیث تک ؟ [اللہ نے بالوں کو اکھیڑنے اور اکھڑوانے والیوں، گدنا گودنے اور گدوانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، خاتون کہنے لگی: میں نے قرآن کریم شروع سے آخر تک پڑھا لیکن مجھے آپ کا یہ قول نہ ملا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: اگر تم اسے (اچھی طرح) پڑھتی تو ضرور پاتی، کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہ پڑھا ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ خاتون بولی، کیوں نہیں ،ضرور پڑھا، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "لعن اللہ النامصات........." آخر حدیث تک۔ (بخاری ومسلم)

قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے زبان دانی کافی نہیں:

مذکورہ بالا گفتگو سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کوئی بھی شخص قرآن کریم کو رسول اللہ ﷺ کی قولی و فعلی سنت سے مدد لئے بغیر نہیں سمجھ سکتا ہے، گرچہ اسے عربی زبان پر جتنی بھی دسترس ہو، وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بڑا عربی داں نہ ہوگا جن کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا، اور جن کی زبان میں عجمیت، عامیت اور اصولی خرابیوں کا کوئی شائبہ تک نہ تھا، اس کے باوجود جب انھوں نے صرف اپنی زبان پر بھروسہ کر کے قرآن کریم کو سمجھنا چاہا تو مذکورہ بالا آیات کے سمجھنے میں ان سے غلطی ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ گفتگو کے پیش نظر عقل وخرد کو جنبش دیئے بغیر یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ انسان جس قدر سنت کا جانکار ہوگا وہ سنت کا علم نہ رکھنے والے کے مقابل اسی قدر قرآن کریم کے سمجھنے اور اس سے مسائل کے استنباط کا سزاوار ہوگا، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو سرے سے سنت کو کسی شمار وقطار ہی میں نہ لائے اور اس کی جانب سر ہی نہ اٹھائے؟

اسی وجہ سے اہل علم کے مابین یہ قاعدہ متفق علیہ رہا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم اور سنت نبویہ پھر اقوال صحابہ سے کی جائے۔(۲)

انھیں باتوں سے ہر دور کے علماء کلام کی گمراہی کھل کر سامنے آتی ہے یعنی ان کا سنت اور اس کی معرفت سے دوری اختیار کرنا، صفات اور دیگر آیات سے متعلق اپنی عقل اور خواہشات نفسانی کو حاکم بنانا، نیز احکام ہی میں نہیں بلکہ عقائد تک میں سلف صالحین کی مخالفت کرنا۔

شرح العقیدۃ الطحاویۃ صفحہ ۲۱۲ طبعہ نمبر ۴ پر اس کے مؤلف نے کتنی عمدہ بات لکھی ہے:

"دین کے بنیادی مسائل کے بارے میں وہ شخص کیسے لب کشائی کرتا ہے

(۲) ہم نے یہ نہیں کہا جو بیشتر اہل علم کے یہاں معروف ہے کہ اگر سنت نہ ہو تو قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم سے کی جائے، پھر سنت سے، ان شاء اللہ اس کی وضاحت مضمون کے آخر میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو اسے کتاب وسنت سے نہیں بلکہ فلاں اور فلاں کے قول سے لیتا ہے اور اگر قرآن کریم سے لیتا بھی ہے، تو پھر اس کی تفسیر احادیث رسول اور صحابہ و تابعین کے قول سے نہیں لیتا، جو ہم تک ان ثقہ راویوں سے پہنچی ہیں جنھیں ناقدین (حدیث) نے منتخب کیا ہے، کیوں کہ انھوں نے صرف قرآن کریم کی ترتیب کو ہم تک نہیں پہنچایا بلکہ ترتیب کے ساتھ معنی بھی پہنچایا، وہ قرآن کریم کو بچوں کی طرح (بلا سمجھے ہوئے) نہیں سیکھتے تھے، بلکہ اسے معانی کے ساتھ سیکھتے تھے، لہٰذا جو سلف صالحین کی راہ کا راہی نہ ہو وہ اپنے عقلی گھوڑے دوڑائے گا اور جو قرآن کریم سے استفادہ کئے بغیر مجرد اپنی عقل سے کوئی بات بولے وہ گناہ گار ہے گرچہ اس کی بات صحیح ہو اور جو دین کتاب وسنت سے اخذ کرے وہ اجر وثواب حاصل کرنے والا ہے، گرچہ اس کی بات غلط ہو جائے اور اگر اس کی بات درست نکلے تو اس کے لئے دوہرا اجر وثواب ہے۔''

نیز صاحب شرح العقیدۃ الطحاویۃ صفحہ ۲۱۷ پر فرماتے ہیں:

''ہم پر واجب ہے کہ ہم پورے طور پر رسول اللہ ﷺ کی فرماں برداری کریں، آپ کے حکموں کے سامنے سر تسلیم خم کریں، آپ کی ہر بات کو سچ مانیں اور اسے قبول کریں، باطل افکار و نظریات کو معقول کا نام دے کر آپ کی سنتوں کے خلاف پیش نہ کریں، ان کی بابت شک وشبہہ کے شکار نہ ہوں، لوگوں کی رایوں اور ان کے ذہنوں کی گندگیوں کو احادیث رسول پر مقدم نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، چنانچہ فیصل ہونے، فرماں برداری اور سر تسلیم خم کرنے میں رسول اللہ ﷺ کو ایک مانیں جس طرح عبادت، جھکنے، تابعداری، توجہ اور توکل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ایک مانتے ہیں"۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سارے مسلمانوں پر واجب ہے کہ قرآن وسنت کے درمیان اس بارے میں فرق نہ کریں کہ ان دونوں سے ایک ساتھ اخذ کرنا اور ایک ہی ساتھ انھیں دونوں پر شریعت قائم کرنا واجب ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے واضح لفظوں میں بیان فرمایا:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی و لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض"

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب قرآن کریم، دوسرے میری سنت، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے (یعنی ایک دوسرے سے لازم وملزوم رہیں گے) یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں"۔

(اس روایت کو امام مالک نے مرفوعا اور امام حاکم نے موصولا بسند حسن روایت کیا ہے)

ایک اہم تنبیہ:

مذکورہ بالا گفتگو کے بعد ہم بدیہی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سنت کی اہمیت ہے یہ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ سے علمی ذرائع اور ان صحیح سندوں سے ثابت ہوں جو حدیث اور اس کے رجال کا علم رکھنے والے علماء کے یہاں معروف ہوں (واضح رہے کہ) سنت سے مراد وہ روایات نہیں ہیں جو تفسیر، فقہ، ترغیب وترہیب، رقائق اور مواعظ وغیرہ کی مختلف کتابوں میں ہیں جن میں بہت سی احادیث ضعیف، منکر اور موضوع ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ ان سے دور کا بھی اسلام کو واسطہ نہیں ہے جیسے کہ ہاروت وماروت کی حدیث، قصہ غرانیق، اس قصہ کے ابطال میں میرا ایک مستقل کتابچہ ہے، جو مطبوع ہے(۳) اور اس کے ایک بڑے حصہ کی تخریج میں نے اپنی ضخیم کتاب "سلسلة الأحاديث الضعيفة و الموضوعةو أثرها السئ في الأمة" میں کی ہے۔

لہذا جملہ علماء کرام اور خصوصا فقہاء ومفتیان پر ذمہ داری ہے جو لوگوں کو فقہی مسائل سے روشناش کراتے اور دینی مسائل میں انھیں فتوے دیتے ہیں کہ کسی حدیث کو اس کے ثبوت کی پختگی کے بغیر دلیل نہ بنائیں، اس لئے کہ فقہی کتابیں جن کی جانب علماء عموما رجوع کرتے ہیں بے بنیاد واہی اور منکر حدیثوں سے بھری پڑی ہیں، جیسا کہ اس بات سے علماء واقف ہیں۔

---

(۳) اس کا نام ہے:" نصب المجانيق في نسف قصة الغرانيق" طبعہ المكتب الاسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ رائے سے متعلق معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کا ضعف اور اس میں قابل رد باتیں:

اس گفتگو کے ختم کرنے سے پہلے میں اپنے اوپر ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مجلس میں موجود دینی بھائیوں کی توجہ ایک مشہور حدیث کی جانب مبذول کراؤں جس سے اصول فقہ کی کی شاید ہی کوئی کتاب خالی ہو، کیوں کہ وہ حدیث از روئے سند ضعیف اور اس اہم مسئلہ سے متعارض ہے جس تک آج کی اس تقریر میں ہماری رسائی ہوئی ہے کہ شریعت میں کتاب وسنت کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں، بلکہ ان دونوں کو ایک ساتھ لینا واجب ہے۔

وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے (جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم کس چیز سے فیصلے کرو گے؟

تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی کتاب قرآن کریم سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اگر تمھیں وہ بات قرآن کریم میں نہ ملے (تو کیا کرو گے)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے (فیصلے کروں گا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اگر سنت رسول میں نہ ملے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: بلا کسی کوتاہی کے اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام تر تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے پیغامبر کو اس بات کی توفیق دی جسے رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

رہا مسئلہ مذکورہ روایت کی سند کے ضعیف ہونے کا، تو یہ اس کے بیان کا موقع نہیں ہے، میں نے اسے پوری وضاحت کے ساتھ ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ح ۸۸۵'' میں ذکر کیا ہے، شاید مجھ سے پہلے کسی نے اس کو بیان نہیں کیا، میرے لئے بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ حدیث میں مومنوں کے سرتاج امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر کہا ہے۔

اب میں مندرجہ ذیل سطور میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود تعارض کو پیش کرتا ہوں، یہ روایت تین مرحلوں میں فیصلہ کار کے لئے ایک طریقہ متعین کرتی ہے کہ فیصلے عقل میں تلاش نہ کئے جائیں الا یہ کہ سنت میں نہ ملیں اور سنت میں تلاش نہ کئے جائیں الا یہ کہ قرآن کریم میں نہ ملیں۔

سارے علماء کے نزدیک اس روایت میں رائے سے متعلق توضیح طریقہ کار پیش کیا گیا ہے کہ فیصلوں میں اپنی رائے کو دخل نہ دیا جائے الا یہ کہ سنت میں نہ ملے، اسی وجہ سے علماء کا کہنا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اذا ورد الاثر بطل النظر"

اثر (سنت) کے آجانے پر عقل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

لیکن اس روایت میں سنت سے متعلق صحیح بات نہیں کہی گئی ہے، کیوں کہ سنت قرآن کریم پر فیصل اور اس کی وضاحت کرنے والی ہے، لہذا فیصلے سنت میں تلاش کیے جائیں گر چہ قرآن کریم میں موجود ہوں، چنانچہ سنت کا معاملہ قرآن کریم کے ساتھ اس طرح نہیں ہے جس طرح رائے سنت کے ساتھ ہے، ہرگز نہیں، بلکہ کتاب وسنت کو ایک مصدر سمجھنا واجب ہے، ان دونوں کے درمیان قطعا فرق نہیں کرنا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے اس کی جانب اشارہ ملتا ہے:

"الا انی أوتیت القرآن و مثله معه" خبردار! مجھے قرآن کریم اور اس کے ساتھ اسی جیسی چیز (سنت) دی گئی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان: "لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض"

"یہ دونوں (کتاب وسنت) ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے (یعنی ایک دوسرے سے لازم وملزوم رہیں گے) یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں"۔

لہذا کتاب وسنت میں مذکورہ ترتیب قائم کرنا درست نہیں ہے، کیوں کہ اس سے ان دونوں کے درمیان تفریق لازم آتی ہے جو مذکورہ گفتگو کی روشنی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے۔

انھیں باتوں سے متعلق میں نے آپ کو آگاہ کرنا چاہا تھا، اگر میری باتیں درست تھیں، تو اللہ کی جانب سے اور اگر غلط تھیں تو میری جانب سے، میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ ہمیں اور آپ کو لغزشوں اور مرضی الہی کے خلاف کاموں سے محفوظ رکھے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مترجم کی دیگر مطبوعات

کتب:

۱	حقیت توحید	تالیف
۲	حقیقت شرک	تالیف
۳	نماز نبوی	تالیف
۴	طہارت کے احکام ومسائل	تالیف
۵	حیض ونفاس کے احکام ومسائل	تالیف
۶	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۷	نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام وآداب	تالیف
۸	شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اور مکروہات	تالیف
۹	ملکہء عفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ	تالیف
۱۰	وضو، غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل	تالیف
۱۱	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر اور ان کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۱۲	روزہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء وامور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للالبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادئ الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز و ناجائز تبرکات کتاب وسنت کی روشنی میں	ترجمہ
۲۲	الدرر الحسان فی مواعظ شہر رمضان (عربی)	تالیف

فولڈرس:

۱	فضائل توحید	إعداد
۲	شرک کی تباہ کاریاں	إعداد
۳	وسیلہ کی شرعی حیثیت	إعداد
۴	تعظیم نماز	إعداد
۵	حج وعمرہ سے غفلت کیوں؟	إعداد
۶	اسلام سے خارج کر دینے والے امور	إعداد
۷	مسلمان عورت کا پردہ	إعداد
۸	ہم زکاۃ کیسے نکالیں؟	إعداد
۹	زنا کی سنگینی اور اس کے مہلک نتائج	إعداد
۱۰	نمازی کے لئے ۱۵ سے زائد خوشخبریاں	إعداد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱	جشن میلاد النبی شریعت کے ترازو میں	إعداد
۱۲	منتخب اذکار مسنونہ	إعداد
۱۳	فرض نمازوں کے بعد کے اذکار مسنونہ	إعداد
۱۴	سب سے بڑا گناہ	إعداد
۱۵	عمرہ کا مسنون طریقہ	إعداد
۱۶	زیارت مدینہ منورہ فضائل، احکام وآداب	إعداد
۱۷	اسلام میں نماز کا مقام	إعداد
۱۸	زکاۃ الفطر مسائل واحکام	إعداد
۱۹	ہم ماہ رمضان کیسے گزاریں؟	إعداد
۲۰	کلمہ شہادت ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شرطیں	ترجمہ
۲۱	عقیدہ سے متعلق بعض غلطیوں کی نشاندہی	ترجمہ
۲۲	قبروں سے وابستگی ایک سنگین معاملہ	ترجمہ
۲۳	کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' کا معنی ومفہوم	ترجمہ
۲۴	دین اسلام کا مذاق اسلام سے خارج کردینے والے امور میں سے ایک	ترجمہ
۲۵	شرک کی تعریف اور اس کی انواع واقسام	ترجمہ
۲۶	اسلام کیا ہے؟	ترجمہ
۲۷	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	ترجمہ

مذکورہ بالا کتب وفولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ایمیل پر رابطہ کریں:

waliazami@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات

انجمن اصلاح معاشرہ

ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA

Bandi Kalan, Mohammadbad, Distt. Mau, U.P. (INDIA)

E-mail: anjuman15@hotmail.com